OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

جدید عسکری قوت کی غرض سے سائنسی علوم کے حصول کی اسلامی اہمیت
Islamic Importance of acquiring Scientific Knowledge for the Purpose of Modern Military Power

Dr. Khalid Rasool
Lecturer Islamic Studies, Government Boys Degree College Tando Muhammad Khan
Dr. Hafeez Ur Rehman Rajput
Lecturer Islamic Studies, Government College University Hyderabad
Dr. Muhammad Roshan Siddiqi
Associate Professor, Government College University Hyderabad

Abstract
Allah has subjugated the universe for human beings and has attracted them to reveal the hidden secrets of the universe by using the abilities given by their Creator and Owner. In the present era, the knowledge of science and modern technology has become very important to increase the military power, and the nations that are experts in these sciences are superpowers in the world, and the nations that are behind in these sciences are weak and subdued. One of the reasons for the decline of Muslims in modern times is that they are lagging behind other nations in scientific and technological sciences, due to which they are weak compared to other nations in terms of military strength. This research paper explains the need and importance of acquiring scientific and technological knowledge to increase, strengthen and stabilize the military power among Muslims. It has been concluded from the research that acquiring knowledge of science and technology is the most important, advanced and best worship for Muslims to make the military force strong and stable for their security and to live with freedom, honor and dignity in the world. At the end of the research paper, suggestions have been made that Islam wants to see Muslims exalted in the world, so it is

CC BY

important for Muslims to become the cause of the exaltation of Islam by acquiring expertise in scientific and technological sciences and dominate Islam in the whole world and become exalted yourself.

Key Words: Horses, Archery, War, Technology, Skills, Training

تمہید

اسلام نہ صرف ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے بلکہ دین فطرت بھی ہے جو ان تمام صورت حال اور تبدیلیوں پر نگاہ رکھتا ہے جن کا تعلق انسان اور کائنات کے اندرونی و بیرونی وجود کے ظہور سے ہے۔ انسان جو کہ قرآن مجید کا بنیادی موضوع ہے اسے اس بات کی دعوت دی گئی ہے کہ وہ کائنات اور اپنے اطراف میں وقوع پزیر ہونے والے حالات وواقعات اور عالم کے حوادث سے واقف حال رہنے کے لیے غور وفکر اور تدبر سے کام لے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ قوتِ شعور ومشاہدے کو استعمال میں لائے تاکہ کائنات کے پوشیدہ اسرار ورموز اس پر ظاہر ہوسکیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:"إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ "[1]"بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم تبدیلی میں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں" قرآن کریم نے انسان کو سائنسی شعور عطا کرتے ہوئے کائنات کو تسخیر کرنے کی تعلیم دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:"وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ "[2]"اور آسمان وزمین کی ہر ہر چیز کو بھی اس نے اپنی طرف سے تمہارے لئے تابع کر دیا ہے، جو غور کریں یقیناً وہ اس میں بہت سی نشانیاں پالیں گے" ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:"وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ "[3]"اسی نے رات دن اور سورج چاند کو تمہارے لئے تابع کر دیا ہے اور ستارے بھی اس کے حکم کے ماتحت ہیں، یقیناً اس میں عقلمند لوگوں کے لئے کئی ایک نشانیاں موجود ہیں" یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ اسلام اپنے پیروکاروں کو دین اور سائنس دونوں کا نور عطا کرتا ہے۔ مسلم سائنسدانوں نے کائنات کے گم کردہ رازوں سے پردہ اٹھایا اور ایک ہزار سال تک وہ اس کے بے تاج بادشاہ رہے، مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمان سستی اور غفلت کا شکار ہو کر علم وتحقیق سے دور ہوتے چلے گئے۔ چوں کہ دین اسلام اللہ کا پسندیدہ دین ہے اور دین اسلام کے علاوہ کوئی اور دین اللہ کے نزدیک قابل قبول نہیں لہٰذا اسلام کی سربلندی اور اس کا دفاع اہل اسلام کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:"الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ " [4]"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا" شروع ہی سے طاغوتی قوتیں اسلام اور اس کے پیروکاروں کے مخالف اور ان کو مٹانے کے درپے رہی ہیں ۔ اسلام کے پرچم کو سربلند رکھنا اور مسلمان کو اپنی بقاء وسلامتی اور حفاظت کے ہر وہ اسباب اختیار کرنا لازم ہیں جن کے ذریعہ ان کو قوت وطاقت میسر ہو۔ عصر حاضر میں عسکری قوت کے لیے سائنسی وجدید ٹیکنالوجی کا علم بہت اہمیت رکھتا ہے۔ سائنس وٹیکنالوجی کے علوم میں ماہر قوموں نے ان علوم کے استعمال سے اپنی عسکری قوت کو بہت مضبوط و مستحکم کر لیا ہے جس کی بناء پر یہ دنیا میں طاقتور اور آگے ہیں اور جو قومیں سائنسی وجدید ٹیکنالوجی کے علوم سے عاری ہیں وہ کمزور اور مغلوب ہیں۔ موجودہ دور میں مسلمانوں کی پستی وزوال کا ایک سبب سائنسی وجدید علوم میں دیگر اقوام سے پیچھے رہ جانا ہے۔ مسلمانوں کے مقابلہ میں انھوں نے سائنسی وجدید ٹیکنالوجی کی بدولت اپنی عسکری قوت کو بہت مضبوط کر لیا ہے جس کی وجہ سے وہ ان ممالک پر جو عسکری قوت میں کمزور ہیں اپنا تسلط جمانے اور ان کی حق آزادی کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ریسرچ پیپر اہل اسلام کو

عسکری قوت میں اضافے اور مضبوط و مستحکم بنانے کے لیے سائنسی وجدید ٹیکنالوجی کے علوم کے حصول کی ضرورت واہمیت کو واضح کرتا ہے۔

بنیادی سوالات

۱۔ عسکری قوت کے حصول کے لیے سائنس وجدید ٹیکنالوجی کا علم حاصل کرنا مسلمانوں کے لیے افضل ترین عبادت ہے ؟

۲۔ عسکری قوت میں اضافہ کے لیے سائنس وجدید ٹیکنالوجی کے علوم کے حصول کی ضرورت واہمیت ؟

۳۔ مسلمانوں کے لیے عسکری قوت کو مضبوط بنانا اور جدید ہتھیاروں کا حصول کس قدر ضروری ہے ؟

سابقہ کام کا جائزہ

زیر نظر ریسرچ پیپر کے عنوان کے حوالہ سے کوئی خصوصی کام مقالہ نگار کی نظروں سے نہیں گزرا۔ مقالہ نگار نے عصر حاضر کی ضرورت واہمیت کے پیش نظر مسلمانوں کے لیے جنگی قوت ومہارت اور جدید قسم کے ہتھیاروں کے حصول میں سائنسی وجدید ٹیکنالوجی کے علوم کی ضرورت واہمیت کو اپنی تحقیق کا حصہ بنایا ہے۔

منہج تحقیق

پیش نظر ریسرچ پیپر کا انداز موضوع تحقیقی، علمی اور بیانیہ ہے۔ ریسرچ پیپر میں ممکن حد تک بنیادی مصادر ومراجع کی طرف رجوع کیا گیا ہے۔ ریسرچ اسکالر نے ممکن حد تک پیش نظر موضوع کے دائرے میں رہتے ہوئے تحقیق کو منظر عام پر لانے کی کوشش کی ہے اور عہد رسالت ﷺ میں جنگی قوت کو بڑھانے، تیاری وتربیت کو عصر حاضر کے تناظر میں پیش کیا ہے۔ قرآنی آیات، احادیث اور دیگر عربی عبارت کو متن مع ترجمہ لایا گیا ہے۔

جنگی مشقوں ومہارت کے سلسلہ میں تیر اندازی سیکھنے کی تاکید وفضیلت اور عصر حاضر میں اس کا مصداق

اسلام امن وسلامتی والا دین ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ دنیا کے تمام لوگ امن وسلامتی کے ساتھ رہیں، کوئی کسی کا حق غصب نہ کرے اور نہ ہی کوئی کسی پر ظلم کرے لوگوں کے مابین اخوت اور بھائی چارگی ہو تاکہ ہر انسان ایک دوسرے کے ساتھ ظلم وزیادتی کرنے سے بچے۔ اسلام اپنے پیروکاروں کو فقط اس وقت جنگ کی اجازت دیتا ہے جب اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ اب جنگ سے گریز کیا گیا تو باطل حق پر حاوی ہو جائے گا۔ اس قسم کے ممکنہ حالات کے پیش نظر ایسے حالات سے قبل مسلمانوں کو اپنی اور اہل اسلام کی بقاء کے لیے ہر قسم کی قوت سے خود کو تیار رکھنا بہت ضروری ہے اور یہ اسلامی ریاست کی اہم ذمہ داری ہے کہ وہ ہر اندرونی وبیرونی دشمنوں سے قوم کو اس کے عقائد، اس کی عزت ووقار اور اس کی سرزمین پر حملہ کا موقع نہ دے اور ہر ممکن ذرائع سے قوم کا دفاع کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:"وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ "[5] "اور ان کے لیے جتنی قوت ہو سکے تیار رکھو اور جتنے گھوڑے باندھ سکو تاکہ اس تیاری کے ذریعے تم اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو اور جو اُن کے علاوہ ہیں انہیں ڈراؤ، تم انہیں نہیں جانتے اور اللہ انہیں جانتا ہے اور تم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تمہیں اس کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور تم پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی""" ان کے لیے جتنی قوت ہو سکے تیار رکھو" قوت سے مراد اسلحہ کی تمام انواع واقسام ہیں اور اس کے دو مفہوم ہیں ایک یہ کہ جن دشمنان اسلام سے تمہارا مقابلہ ہو ان کے خلاف جو اسلحہ سب سے زیادہ مؤثر ہو، اس اسلحہ کو مہیا کرو۔ اور دوسرا مفہوم یہ ہے کہ اس زمانے میں جو ہتھیار سب سے زیادہ مہلک ہو اس ہتھیار کو حاصل کر لو۔ عہد رسالت مآب ﷺ میں سب سے زیادہ مہلک ہتھیار تیر تھا۔[6] حضور اکرم ﷺ نے تیر اندازی سیکھنے اور تیر وکمان کے حصول کی بہت زیادہ ترغیب دی۔

ابو علی ثمامہ بن شُفی سے روایت ہے، انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ ﷺ منبر پر فرما رہے تھے:"وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ "[7]"تم ان کے مقابلے کے لیے جتنی کر سکو، قوت تیار کرو۔ سن رکھو! قوت تیر اندازی (کا نام) ہے، سن رکھو! قوت تیر اندازی (کا نام) ہے، سن رکھو! قوت تیر اندازی (کا نام) ہے" اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر اندازی اجر ثواب کا باعث ہے۔ ابو نجیح عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:"مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ لَهُ عَدْلُ مُحَرَّرٍ "[8]"جس نے اللہ کی راہ میں ایک تیر چلایا، وہ (ثواب میں) ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔" حضور اکرم ﷺ نے تیر اندازی کی مشق سے غفلت کی ممانعت فرمائی ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:"حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرَضُونَ، وَيَكْفِيكُمُ اللهُ، فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ"[9]"ابن وہب نے کہا: مجھے عمرو بن حارث نے ابو علی (ثمامہ بن شفی) سے خبر دی، انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:"جلد ہی تمہارے لیے بہت سی زمینوں (پر قبضے) کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اللہ تمہارے لیے کافی ہو گا، اس لیے تم میں سے کوئی اپنے تیروں کی مشق سے غافل نہ رہے۔" اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر بنانے والا، تیر پھینکنے والا اور تیر پکڑانے والا جنتی ہے۔ حضرت خالد بن یزید جہنی سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرتے تو فرماتے:

"يَا خَالِدُ تَعَالَ أُخْبِرْكَ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صُنْعِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنَبِّلَهُ وَارْمُوا وَارْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا وَلَيْسَ اللَّهْوُ إِلَّا فِي ثَلَاثَةٍ تَأْدِيبِ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتِهِ امْرَأَتَهُ وَرَمْيِهِ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ كَفَرَهَا أَوْ قَالَ كَفَرَبِهَا"[10]"اے خالد! آؤ باہر جا کر تیر اندازی کریں۔ ایک دن مجھے ذرا دیر ہو گئی تو فرمانے لگے: خالد آؤ میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے۔ میں ان کے پاس پہنچا تو فرمانے لگے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین اشخاص کو جنت میں داخل فرمائے گا: ایک تیر بنانے والا' جو تیر بناتے وقت اچھی (جہاد یا ثواب کی) نیت رکھتا ہے۔ دوسرا تیر پھینکنے والا' اور تیسرا تیر پکڑانے والا۔ تیر اندازی (کی مشق) کیا کرو اور سواری (کی مشق) کیا کرو۔ اور میرے نزدیک تیر اندازی گھڑ سواری سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ مستحب کھیل صرف تین ہیں: آدمی اپنے گھوڑے کو تربیت دے یا اپنی بیوی سے دل لگی کرے یا اپنے تیر کمان سے تیر اندازی (کی مشق) کرے۔ جس آدمی نے تیر اندازی سیکھنے کے بعد اسے اہمیت نہ دیتے ہوئے چھوڑ دیا تو اس نے (اللہ تعالیٰ کی) نعمت کی ناشکری کی۔" تیر اندازی کی مشق کو چھوڑ دینا آپ ﷺ کی نافرمانی ہے۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ سے روایت ہے کہ:" سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَعَلَّمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَقَدْ عَصَانِي "[11]"میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: جس نے تیر اندازی سیکھی، پھر چھوڑ دی اس نے میری نافرمانی کی۔" صحابہ کرامؓ ضعیف العمری میں بھی تیر اندازی کی مشق کو ترک نہیں کرتے تھے۔ حارث بن یعقوب ،عبد الرحمٰن بن شماسہ سے روایت کرتے ہیں کہ فُقیم لخمی نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ:" تَخْتَلِفُ بَيْنَ هَذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَأَنْتَ كَبِيرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ، قَالَ عُقْبَةُ: لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أُعَانِيهِ، قَالَ الْحَارِثُ: فَقُلْتُ لِابْنِ شَمَاسَةَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: إِنَّهُ قَالَ: «مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ، ثُمَّ تَرَكَهُ،

فَلَيْسَ مِنَّا» أَوْ «قَدْ عَصَى» "[12]"آپ (تیر چھوڑنے اور جا لگنے کے) ان دو نشانوں کے درمیان چکر لگاتے ہیں جبکہ آپ بوڑھے ہیں اور یہ آپ کے لیے باعث مشقت بھی ہے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات نہ سنی ہوتی تو میں یہ تکلیف نہ اٹھاتا۔ حارث نے کہا: میں نے ابن شماسہ سے پوچھا: وہ بات کیا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: "جس شخص نے تیر اندازی سیکھی، پھر اس کو ترک کر دیا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔" یا (فرمایا:) "اس نے نافرمانی کی۔" حدیث مبارکہ ہے: "حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ، فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوا، وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلاَنٍ» قَالَ: فَأَمْسَكَ أَحَدُ الفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا لَكُمْ لاَ تَرْمُونَ؟»، قَالُوا: كَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ارْمُوا فَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ "[13]"ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، کہا ہم سے حاتم بن اسماعیل نے بیان کیا، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا، انہوں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبیلہ بنو اسلم کے چند لوگوں پر گزر ہوا جو تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسماعیل علیہ السلام کے بیٹو! تیر اندازی کرو کہ تمہارے بزرگ دادا اسماعیل علیہ السلام بھی تیر انداز تھے۔ ہاں! تیر اندازی کرو، میں بنی فلاں (ابن الاورع رضی اللہ عنہ) کی طرف ہوں۔ بیان کیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک فریق کے ساتھ ہو گئے تو (مقابلے میں حصہ لینے والے) دوسرے فریق نے ہاتھ روک لیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات پیش آئی، تم لوگوں نے تیر اندازی بند کیوں کر دی؟ دوسرے فریق نے عرض کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک فریق کے ساتھ ہو گئے تو بھلا ہم کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تیر اندازی جاری رکھو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔" جدید دور میں جو اسلحہ کفار کے خلاف جنگ میں استعمال ہو سکتا ہے اس کی تربیت حاصل کرنا تیر اندازی کی مشق کے حکم میں ہے۔ عہد رسالت میں اسلحۂ جنگ میں تیر، نیزے، تلوار اور جنگی گھوڑے ہوتے تھے، اور دفاعی سامان میں ڈھال، زرہ اور خود وغیرہ تھے۔ جنگی تربیت کے لحاظ سے پہلا نمبر تیر اندازی کا تھا۔ مگر آج تیر و تلوار کا زمانہ نہیں بلکہ میزائل، ٹینک، بم اور جنگی جہاز اور بحری جنگ کے لیے آبدوزوں کا زمانہ ہے۔ لہٰذا آج مسلمانوں کو ان جدید آلات سے پوری طرح آگاہ اور ان کے استعمال کی تربیت ہونی چاہیے اور ان سے مسلح اور آراستہ بھی ہونا چاہیے۔[14] علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں، حضور اکرم ﷺ نے تیر اندازی سیکھنے اور اس میں مہارت حاصل کرنے کی بہت تاکید فرمائی کیوں کہ اس زمانہ میں یہ دشمن کے خلاف بہت اہم اور مؤثر ہتھیار تھا۔ عصر حاضر میں تیر اندازی کی جدید شکل میزائل ہے۔ جس طرح تیر کو کمان میں رکھ کر ہدف پر نشانہ بنا کر پھینکتے ہیں اسی طرح میزائل کے وار ہیڈ میں ایٹم بم، ہائیڈروجن بم، اور نیوٹران بم رکھے جاتے ہیں اور لانچنگ پیڈ سے میزائل کو ہدف پر داغا جاتا ہے۔ سو جس طرح اس زمانہ میں تیر اندازی کا علم حاصل کرنا اور اس کی مشق و تربیت کرنا ضروری تھا اسی طرح اس دور میں ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کی تیاری کا علم حاصل کرنا اور میزائل بنانے کی جدید ٹیکنالوجی کا علم حاصل کرنا اشد ضروری ہے۔ عصر حاضر میں ایٹمی صلاحیت کا حصول بہت ضروری ہے اور جب تک کسی ملک کو ایٹمی صلاحیت حاصل نہ ہو اس کی بقاء کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ دوسری جنگ عظیم میں امریکہ نے جاپان کے دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرائے تھے، جس سے دونوں شہر تباہ ہو گئے اور جاپان وہ جنگ ہار گیا۔ اگر اس وقت جاپان کے پاس بھی ایٹم بم ہوتے تو امریکہ کبھی بھی جاپان پر ایٹم بم نہیں گرا سکتا تھا۔ امریکہ اور روس کے درمیان سرد جنگ کے زمانہ میں

شدید مخالفت کے باوجود امریکہ نے روس یا چین پر ایٹمی حملہ کی ہمت نہیں کی کیوں کہ اس کو معلوم تھا کہ ان ملکوں کے پاس بھی ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم ہیں اورامریکہ ان کے دور مار براعظمی (بین البراعظم) ایٹمی میزائلوں کی زد میں ہے۔ اس لیے آج مسلمانوں کو اپنی بقاو سلامتی کے لیے اور دنیا میں عزت اورآزادی کے ساتھ زندگی گزارنے کے لیے جدید سائنس وٹیکنالوجی کا علم حاصل کرنا نا صرف ضروری بلکہ سب سے اہم اور مقدم فرض ہے۔ اسلحہ کے استعمال کی تربیت حاصل کرنا فرض کفایہ ہے اور کبھی یہ فرض عین ہو جاتا ہے۔[15]

حقائق کائنات کا سراغ لگانا اوراس پر آشوب دور میں انسان کی ضرورتیں پوری کرنے کے اسباب اور حل کو جدید سائنس سے معلوم کرنا، انسان کی فلاح کے لیے مہلک اور لاعلاج امراض کا جدید میڈیکل سائنس سے علاج دریافت کرنا اور ملک اور قوم کے دفاع کے لیے عصری تقاضوں کے مطابق غور و فکر کر کے ایٹمی ہتھیار اور میزائل بنانا تاکہ مسلمانوں کا ملک دشمنوں کے حملوں سے محفوظ رہے اور اقوام عالم میں عزت اورآزادی کے ساتھ کھڑا رہ سکے۔ کوئی شک نہیں کہ اس قسم کے علوم حاصل کرنا اور ایسے امور میں ایک لمحہ کا غور و فکر بھی ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔ اگر ملک سلامت اورآزاد ہو گا تو اس کے باشندے اللہ کی عبادت کر سکیں گے۔ لہٰذا ملک کے تمام باشندوں کی عبادتوں اور ریاضتوں اور نیک اعمال کا وجود ملک کی بقاء وسلامتی اور آزادی پر موقوف ہے اوراس کی بقاء اورآزادی موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق ایٹمی ہتھیار بنانے پر موقوف ہے۔ جن مسلمان سائنسی ماہرین نے یہ ہتھیار بم اور میزائل بنائے اوراس کے بنانے میں جو تفکر کیا تو یہ تفکر بھی بہت عظیم عبادت ہے اور ملک کے تمام عبادت گزاروں کی عبادتوں کے اجر و ثواب سے ان کو بھی حصہ ملے گا۔[16]

جنگ کی تیاری کے سلسلہ میں گھوڑے پالنے اور تربیت کی تاکید وفضیلت اور عصر حاضر میں اس کا مصداق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مجاہدین کے جہادی گھوڑوں کی اہمیت وفضیلت بڑھاتے ہوئے ان کی قسمیں اٹھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا (1) فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا (2) فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا (3) فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا (4) فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا[17] (5)" "ان گھوڑوں کی قسم جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں۔ پھر (پتھر پر) ٹاپ مار کر آگ جھاڑتے ہیں۔ پھر صبح کے وقت دھاوا کرتے ہیں۔ پھر اس وقت غبار اُڑاتے ہیں۔ پھر اس وقت دشمنوں کی جماعت میں جا گھستے ہیں" جہاد کے لیے پالے گئے بندھے ہوئے گھوڑوں کی بڑی فضیلت ہے۔ جہاد کے گھوڑوں کی فضیلت میں حسب ذیل احادیث ہیں: "عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنْ الْخَيْلِ"[18] "حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو بیویوں کے بعد کوئی چیز گھوڑوں سے بڑھ کر محبوب نہیں تھی۔" "عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ هِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُعِدُّهَا لَهُ هِيَ لَهُ أَجْرٌ لَا يَغِيبُ فِي بُطُونِهَا شَيْءٌ إِلَّاكَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرًا"[19] "ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک کے لیے خیر بندھی ہوئی ہے، گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں: ایک گھوڑا وہ ہے جو آدمی کے لیے باعث اجر ہے، ایک وہ گھوڑا ہے جو آدمی کی (عزت ووقار) کے لیے پردہ پوشی کا باعث ہے، اور ایک گھوڑا وہ ہے جو آدمی کے لیے باعث گناہ ہے، وہ آدمی جس کے لیے گھوڑا باعث اجر ہے وہ ایسا شخص ہے جو اس کو جہاد کے لیے رکھتا ہے، اور اسی کے لیے تیار کرتا ہے، یہ گھوڑا اس شخص کے لیے باعث اجر ہے، اس کے پیٹ میں جو چیز (خوراک) بھی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اجر وثواب لکھ دیتا ہے۔" "حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وقَالَ

الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ، مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً، فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ، وَمَا بَقِيَ يَجْعَلُهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ، عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ "[20] "قتیبہ بن سعید، محمد بن عباد، ابو بکر بن ابی شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم نے ہمیں حدیث بیان کی، الفاظ ابن ابی شیبہ کے ہیں۔ اسحاق نے کہا کہ ہمیں خبر دی، جبکہ دوسروں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی سفیان نے عمرو سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے مالک بن اوس سے اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا: بنو نضیر کے اموال ان اموال میں سے تھے جو اللہ نے اپنے رسول کو (بطور فے) عطا کیے جس پر مسلمانوں نے نہ گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ۔ تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص تھے۔ آپ (ان میں سے) اپنے اہل و عیال کے لیے ایک سال کا خرچ لیتے اور جو بچ جاتا اسے اللہ کی راہ میں (جہاد کی) تیاری کے لیے جنگی سواریوں اور اسلحے پر لگا دیتے" "حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْجَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: «مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ، رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ، يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ، كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً، أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ"[21] "یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے کہا: ہمیں عبد العزیز بن ابی حازم نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انہوں نے بعجہ سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں کے لیے زندگی کے بہترین طریقوں میں سے یہ ہے کہ آدمی نے اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے گھوڑے کی لگام پکڑ رکھی ہو، اس کی پیٹھ پر اللہ کی راہ میں اڑتا (تیزی سے حرکت کرتا) پھرے، جب بھی (دشمن کی) آہٹ یا (کسی کے) ڈرنے کی آواز سنے، اڑ کر وہاں پہنچ جائے۔" "حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الخَيْلِ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الحَفْيَاءِ، وَأَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الوَدَاعِ، وَسَابَقَ بَيْنَ الخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ»، وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا "[22] "ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ ہمیں امام مالک نے خبر دی، انھوں نے نافع کے واسطہ سے بیان کیا، انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی جنھیں (جہاد کے لیے) تیار کیا گیا تھا مقام حفیاء سے دوڑ کرائی، اس دوڑ کی حد ثنیا الوداع تھی اور جو گھوڑے ابھی تیار نہیں ہوئے تھے ان کی دوڑ ثنیا الوداع سے مسجد بنی زریق تک کرائی۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اس گھوڑ دوڑ میں شرکت کی تھی۔" "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "گھوڑوں کی تین قسمیں ہیں ایک گھوڑا آدی کے لیے اجر و ثواب کا باعث ہے، ایک گھوڑا آدمی کے لیے اس کے گناہوں کی پردہ پوشی کا سبب ہے اور ایک گھوڑا آدمی کے لیے گناہ کا سبب ہے۔ جس کے لیے گھوڑا اجر و ثواب کا باعث ہے یہ وہ شخص ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کی نیت سے اسے پالتا ہے اور چراگاہ یا باغ میں اس کی رسی لمبی کر دی ہو۔ وہ اس چراگاہ یا باغ میں جہاں تک جا کر چرے گا وہ سب اس کی نیکیاں شمار ہوں گی اگر وہ گھوڑا رسی تڑا کر وہ کسی ایک یا دو جگہوں کے چکر لگائے تو جتنے قدم وہ چلے گا یا جتنی لید کرے گا وہ سب اس کی نیکیاں شمار ہوں گی اور اگر وہ گھوڑا دریا کے پاس سے گزرے اور اس کا پانی پیئے، خواہ اس کا مالک اس کو پانی پلانا نہ چاہتا ہو پھر بھی اس کی نیکیاں شمار ہوں گی، اور جو شخص سوال سے بچنے کے لیے گھوڑا پالے اور اس کی سواری میں اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق فراموش نہ کرے وہ اس کے لیے ستر کا باعث ہے۔ اور جو گھوڑا آدمی کے لیے گناہ کا باعث ہے یہ وہ گھوڑا ہے جس کو آدمی نے فخر، دکھاوے اور مسلمانوں سے مقابلہ کے لیے رکھا ہو۔"[23] "عَنْ أَبِي وَهْبٍ وَكَانَتْ لَهُ

صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوا بِنَوَاصِيهَا وَأَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوهَا وَلَا تُقَلِّدُوهَا الْأَوْتَارَ وَعَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَدْهَمَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ "[24] "حضرت ابو وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اور وہ صحابی تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انبیاء کے نام اپناؤ۔ اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ پیارے نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔ (جہاد کے لیے) گھوڑے رکھا کرو اور (پیار سے) ان کی پیشانیوں اور پشتوں پر ہاتھ پھیرا کرو۔ ان کے گلے میں ہار ڈالا کرو لیکن تندی نہ ڈالو۔' نیز قرمزی رنگ کے گھوڑے رکھا کرو جن کی پیشانی اور ہاتھ پاؤں سفید ہوں یا اسی طرح کے سرخ یا سیاہ گھوڑے رکھو۔ (یعنی ان کی پیشانی اور ہاتھ پاؤں سفید ہوں)۔"

گھوڑے کو تربیت دینے کا مقصد جنگ میں اس سے کام لینا ہے اس لیے مختلف گاڑیوں، ٹینکوں اور طیاروں وغیرہ کے چلانے اور اڑانے کی تربیت اور ان کی مرمت اور دیکھ بھال کرنا اور سیکھنا بھی اس میں شامل ہے۔ عہد رسالت ﷺ اور بعد کے ادوار میں مجاہدین گھوڑوں پر بیٹھ کر جہاد کرتے تھے اور دشمن ممالک کا سفر کرتے تھے۔ موجودہ دور میں ٹینک، بکتر بند گاڑیوں اور جنگی طیاروں کو گھوڑوں کے بدلے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لیے ٹینک، بکتر بند گاڑیاں، فوجی ٹرک اور لڑاکا جنگی طیارے ان سب کے حصول میں وہی اجر و ثواب ہوگا جو پہلے گھوڑوں میں ہوتا تھا۔[25] میاں محمد جمیل ایم۔ اے تحریر کرتے ہیں: مسلمان اگر کفار کی سازشوں اور جارحیت سے بچنا چاہتے ہیں تو انھیں اپنا دفاع ہر وقت مضبوط رکھنا ہوگا قرآن مجید نے مضبوط دفاع کا اصول اس وقت پیش کیا جب دنیا کے بڑے بڑے جنگجو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے اگر مسلمان دشمن کی جارحیت سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے بہترین اصول یہ ہے کہ مسلمان اپنے گھوڑے ہر وقت تیار رکھیں۔ جس سے اللہ اور مسلمانوں کے دشمن اور وہ دشمن بھی جو خفیہ سازشیں کرتے ہیں۔ خوف زدہ ہوں گے اور مسلمانوں پر جارحیت کرنے کا تصور بھی دل میں نہیں لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے مراد اس کی ذات کے ساتھ کفر و شرک کرنے والے، دین کے مخالف اور رسول اکرم (ﷺ) کے ساتھ دشمنی رکھنے والے۔ مسلمانوں کے دشمنوں سے مراد ان کی ذات اور دین کی بنیاد پر عداوت رکھنے والے ہیں۔ تیسرے دشمن منافق اور وہ لوگ ہیں جو دین کی سربلندی اور مسلمانوں کی ترقی نہیں چاہتے لیکن اپنی کمزوری اور مصلحت کی خاطر کھلی دشمنی سے پرہیز کرتے ہیں۔ مضبوط دفاع کے لیے جو کچھ بھی ہو سکے کرو۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تو اس کا تمھیں پورا پورا اصلہ دیا جائے گا اور تم پر کوئی زیادتی نہ ہوگی۔ زیادتی سے پہلی مراد دشمن کی جارحیت ہے۔ دفاع کے لیے نقل و حمل کے ذرائع اور اسلحہ کی ضرورت ہوتی ہے جن کا حصول مال کے بغیر ممکن نہیں۔ اس لیے انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دیا گیا۔ یہ اتنا اہم عنصر ہے کہ قرآن مجید نے جہاد فی سبیل اللہ کے تذکرہ میں اکثر مقامات پر جہاد بالنفس سے پہلے جہاد بالمال کا حکم آیا ہے۔ یہاں دفاعی فنڈ میں حصہ لینے والوں کو تسلی دی گئی ہے کہ تمھیں اس کے بدلے پورا پورا اصلہ دیا جائے گا اور تم پر کوئی زیادتی نہیں ہونے پائے گی۔ زیادتی سے دوسری مراد اجر و ثواب میں کمی ہے اور اس میں یہ اشارہ بھی موجود ہے کہ جب تم دل کھول کر اپنے دفاع میں خرچ کرو گے تو دشمن کے ظلم سے محفوظ رہو گے۔ دشمن کی جارحیت سے بچنے کے لیے حربی قوت بڑھانے اور کھلے عام جنگی گھوڑے باندھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور قوت کے حصول سے مراد ہر قسم کی طاقت اور جدید سے جدید ٹیکنالوجی کا حصول ہے۔ پرانے زمانے میں نقل و حمل کے لیے گھوڑا مضبوط اور تیز رفتار سواری تھی لیکن آج اس کی جگہ ٹینک اور بمبار طیاروں نے لے لی ہے۔ تاہم گھوڑے کی اہمیت اپنی جگہ پر قائم ہے اور قیامت تک باقی رہے گی۔ کیونکہ پہاڑی علاقے میں جیپ، ٹینک یہاں تک کہ بلند پہاڑوں میں جہاز اور ہیلی کاپٹر بھی کام نہیں دیتے۔ جس کی بنا پر دنیا میں کوئی ایسی فوج نہیں جن کے پاس جنگی گھوڑے موجود نہ ہوں۔ نبی اکرم (ﷺ) کے دور میں تیر، تلوار اور گھوڑے جنگی ضروریات میں سب سے اہم

تھے۔ اس وجہ سے آپ نے ان چیزوں کی اہمیت اور فضیلت بیان کی ہے۔[26] عبد الرحمٰن بن ناصر السعدی لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں سے فرمایا" :وَأَعِدُّوا "" اور تیار کرو تم "یعنی اپنے کفار دشمنوں کے لئے تیار کرو جو تمہیں ہلاک کرنے اور تمہارے دین کے ابطال کے درپے رہتے ہیں۔ "مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ" "اپنی طاقت بھر قوت "یعنی قوت عقلیہ، قوت بدنیہ اور مختلف انواع کا اسلحہ، جو دشمن کے خلاف جنگ میں تمہاری مدد کرے۔ کفار کے خلاف اس تیاری میں وہ تمام صنعتیں آجاتی ہیں جن سے اسلحہ اور آلات حرب بنائے جاتے ہیں، مثلاً توپیں، مشین گنیں، بندوقیں، جنگی طیارے، بری اور بحری سواریاں، دفاعی قلعہ بندیاں، مورچے اور دیگر دفاعی آلات حرب وغیرہ۔ نیز حکمت عملی اور سیاست کاری میں مہارت پیدا کرنا، جس کے ذریعے سے وہ آگے بڑھ سکیں اور دشمن کے شر سے اپنا دفاع کر سکیں۔ نشانہ بازی، شجاعت اور جنگی منصوبہ سازی کی تعلیم حاصل کرنا۔ اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ" "سن لو! قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔" کیونکہ عہد رسالت میں تیر اندازی، جنگ کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ تھا۔ نیز ان گاڑیوں کی تیاری، جو جنگ میں نقل و حمل کے کام آتی ہیں، جنگی استعداد میں شمار ہوتی ہیں۔ بنابریں فرمایا: "وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ" "اور گھوڑوں کو تیار رکھو، کہ اس سے دھاک بٹھاؤ تم اللہ کے دشمنوں پر اور اپنے دشمنوں پر "اس حکم کی علّت، اس زمانے میں بھی موجود ہے اور وہ ہے دشمنوں کو مرعوب رکھنا۔ حکم کا دارومدار علت پر ہوتا ہے۔ اگر دنیا میں ایسے آلات اور سامان حرب موجود ہوں جن کے ذریعے سے دشمن کو مذکورہ چیزوں سے زیادہ خوف زدہ رکھا جاسکتا ہو یعنی گاڑیاں اور ہوائی طیارے جو جنگ میں کام آتے ہیں اور جن کی ضرب بھی کاری ہے تو ان کو حاصل کرکے ان کے ذریعے سے جنگی استعداد بڑھانا فرض ہے۔ حتیٰ کہ اگر اس سامان حرب کو صنعت کی تعلیم حاصل کئے بغیر حاصل کرنا ممکن نہ ہو تو یہ تعلیم حاصل کرنا بھی فرض ہوگا، کیونکہ فقہی قاعدہ ہے: "مالایتم الواجب الا بہ فھو واجب[27]" "جس کے بغیر واجب کی تکمیل ممکن نہ ہو تو وہ بھی واجب ہے" اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انفِرُوا جَمِيعًا "[28] "اے مسلمانو! اپنے بچاؤ کا سامان لے لو، پھر گروہ گروہ بن کر کوچ کرو یا سب کے سب اکٹھے ہو کر نکلو" عبد الرحمٰن بن ناصر السعدی تحریر کرتے ہیں: اللہ تبارک وتعالیٰ ایمان والوں کو حکم دیتا ہے کہ اپنے کفار دشمنوں سے چوکنے رہو۔ یہ حکم ان تمام اسباب کو شامل ہے جو دشمن کے خلاف جنگ میں مدد دیتے ہیں۔ جن کے ذریعے سے دشمن کی چالوں اور سازشوں کو ناکام بنایا جاتا اور اس کی قوت کو توڑا جاتا ہے۔ مثلاً قلعہ بندیوں اور خندقوں کا استعمال، تیر اندازی اور گھڑ سواری سیکھنا اور ان تمام صنعتوں کا علم حاصل کرنا جو دشمن کے خلاف جنگ میں مدد دیتا ہے، وہ علوم سیکھنا جن کے ذریعے سے دشمن کے داخلی اور خارجی حالات اور ان کی سازشوں سے باخبر رہا جا سکے اور اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلنا۔ بنابریں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَانفِرُوا ثُبَاتٍ "جماعت جماعت ہو کر نکلا کرو۔" یعنی متفرق ہو کر جہاد کے لیے نکلو اور اس کی صورت یہ ہے کہ ایک جماعت یا لشکر جہاد کے لیے نکلے اور دیگر لوگ مقیم رہیں۔ "أَوِ انفِرُوا جَمِيعًا" "یا تمام کے تمام جہاد کے لیے نکلو۔" یہ سب کچھ مصلحت، دشمن پر غلبہ حاصل کرنے اور دین میں مسلمانوں کی راحت کے تابع ہے۔ اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے" وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ " "جہاں تک ہو سکے دشمن کے مقابلہ کے لیے فوجی قوت تیار کرو۔ "[29] علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں: جب مسلمان عسکری قوت میں مضبوط ہوں گے تو اس حکمت عملی سے مخالفین اسلام ومسلمان کے علم میں جب یہ آئے گا کہ مسلمانوں نے بھرپور جنگی تیاری مکمل کرلی ہے اور جہاد کے تمام آلات اور اسلحہ ان کے پاس موجود ہیں تو وہ مسلمانوں سے خوف زدہ رہیں گے اور اس خوف کی وجہ سے وہ مسلمانوں کے ملکوں پر حملہ کرنے سے باز رہیں گے اور بسا اوقات یہ خوف ان کے ایمان لانے کا سبب بن جائے گا اور وہ اس خوف کی وجہ سے وہ مسلمانوں کے خلاف دوسروں کی مدد نہیں کریں گے اور مسلمانوں کے اس رعب اور دبدبہ کی وجہ سے اقوام عالم میں مسلمانوں کی توقیر اور وقار میں اضافہ

ہو گا۔ آلات حرب اور جنگ کے لیے سواریوں کے حصول کے لیے مسلم امہ جو کچھ بھی خرچ کریں گے وہ باعث اجر و ثواب ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی اس کا اجر عطا فرمائے گا اور آخرت میں بھی اس کا پورا پورا اجر دیا جائے گا۔[30]

نتائج

· اسلام مسلمانوں کو ہر جدید قسم کے اسلحہ کی تیاری اور فوج کو دشمنوں سے مقابلے کے لیے انفرادی اور اجتماعی طور تیار رہنے کی تاکید کرتا ہے۔ · عصر حاضر میں جو ہتھیار و آلات دشمنان مملکتِ اسلامیہ کے خلاف جنگ میں استعمال ہو سکتا ہے اس کی تربیت ومہارت حاصل کرنا عہد رسالت ﷺ میں تیر اندازی کی مشق کے احکام میں ہ۔ · دور رسالت ﷺ میں تیر اندازی کا علم حاصل کرنا اوراس کی تربیت ومہارت کی مسلمانوں کو بہت زیادہ تاکید کی گئی موجودہ دور میں مسلمانوں کے لیے ایٹم بم، ہائڈروجن بم کی تیاری کا علم اور میزائل بنانے کی جدید ٹیکنالوجی کا علم حاصل کرنا اسی تاکیدی حکم کے زمرے میں ہے۔ · اہل اسلام کو اپنی سلامتی اور عالم اقوام میں عزت و وقار اور حریت کے ساتھ رہنے کے لیے عسکری قوت کو مضبوط و مستحکم کرنے کے لیے جدید سائنسی و ٹیکنالوجی علوم کا حصول سب سے اہم ومقدم فرض اور افضل ترین عبادت ہے · آپ ﷺ نے اپنے دور کی جدید ٹیکنالوجی حاصل کرنے کے بارے میں پوری رغبت فرمائی۔ · اسلحہ وہتھیار کی تیاری اور عسکری قوت میں مہارت وتربیت کا حصول فرض کفایہ ہے اور کبھی کبھی یہ فرض عین ہو جاتا ہے۔ · فتح ونصرت حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی تائید کے بعد زمانے کے تقاضے کے مطابق اہم چیز فوجی طاقت، اسلحہ ٹینکوں اور جدید سامان جنگ کی فراہمی ہے۔ عسکری قوت میں مضبوطی واضافہ کے لیے جدید ٹیکنالوجی کے علوم حاصل کرنا اور ایسے امور میں ایک لمحہ کا غور و فکر ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔ · اسلامی ممالک کے تمام افراد کی عبادتوں اور اعمال صالحہ کا وجود ملک کی سلامتی اور آزادی پر منحصر ہے اور یہ سلامتی اور آزادی عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق ایٹمی قوت پر منحصر ہے۔ · جن مسلمان سائنسدانوں نے ایٹمی ہتھیار اور میزائل بنائے اوراس علم کے حصول اوراس کی تیاری میں جو غور و فکر کیا تو یہ تفکر بھی عبادت ہے۔ دور رسالت ﷺ اور بعد کے دور میں گھوڑے پالنے اوراس کی تربیت کا مقصد جنگی امور میں اس کا استعمال تھا، عصر حاضر میں مختلف گاڑیوں، ٹینکوں، آبدوزوں، جہازوں اور طیاروں وغیرہ کے چلانے اور اڑانے کی تربیت اوران کی مرمت اور دیکھ بھال اور سیکھنا اسی زمرے میں آتا ہے۔ · عہد رسالت ﷺ اور بعد کے ادوار میں مجاہدین گھوڑوں پر بیٹھ کر جہاد کرتے تھے موجودہ دور میں ٹینک، بکتر بند گاڑیوں، آبدوزوں، اور جنگی طیاروں کو گھوڑوں کے متبادل استعمال کیا جاتا ہے ان کے حصول اور استعمال میں وہی اجر وثواب ہو گا جو پہلے گھوڑوں میں تھا۔ · مضبوط دفاع قوموں کے تحفظ کا ضامن اور دشمنوں کی سازشوں اور جارحیت کے لیے ڈھال ہے۔ · اہل اسلام کی عسکری قوت کی بھرپور تربیت ومہارت اور جدید اسلحہ کی موجودگی خفیہ دشمنوں پر خوف اور رعب ودبدبہ کا سبب ہے۔ · جنگی سامان کا حصول صنعت کی تعلیم سے حاصل کئے بغیر ناممکن ہو تو یہ تعلیم حاصل کرنا بھی فرض ہو جاتا ہے۔ · اقوام دنیا میں ایسے جنگی آلات ،جنگی سامان اور ہتھیار وغیرہ ہوں جن کے ذریعے دشمن کو خوف زدہ رکھا جا سکتا ہو اوران کی ضرب بھی کاری ہے تو ان کو حاصل کر کے ان کے ذریعے سے عسکری قوت بڑھانا فرض ہے۔ جنگی تیاری اور جدید ترین اسلحہ کی صنعت بغیر زر کثیر کے وجود میں نہیں آسکتی۔ · عسکری قوت بڑھانے اور مضبوط کرنے میں اہل اسلام کا سائنسی و ٹیکنالوجی کا علم حاصل کرنا، جنگی سامان وآلات، جنگی سواریوں کے حصول میں مال خرچ کرنا دنیا وآخرت میں ان کے لیے باعث اجر ہے۔ · اہل اسلام کی عسکری قوت کے حصول میں کوتاہی امت وقوم کی حیات، توقیر و وقار، تحفظ وناموس اور قومی استقلال وخود داری کو خطرے میں ڈالنا ہے۔

خلاصۂ بحث

اللہ تعالیٰ نے کائنات کو انسانوں کے لیے مسخر کر دیا ہے اور اس بات کی طرف رغبت دلائی ہے کہ وہ اپنے خالق ومالک کی عطا کردہ صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے کائنات کے پوشیدہ رازوں کو آشکار کریں۔ موجودہ دور میں عسکری قوت میں اضافے کے لیے سائنس اور جدید ٹیکنالوجی کا علم بہت اہمیت اختیار کر گیا ہے اور ان علوم کی ماہر اقوام دنیا میں سپر پاور ہیں اور جو قومیں ان علوم میں پیچھے ہیں وہ کمزور اور مغلوب ہیں۔ عصر حاضر میں مسلمانوں کے انحطاط کی ایک وجہ سائنسی وجدید ٹیکنالوجی کے علوم میں دیگر اقوام سے پیچھے رہ جانا بھی ہے جس کی وجہ سے وہ عسکری قوت میں دیگر اقوام کے مقابلہ میں کمزوری کا شکار ہیں۔ یہ ریسرچ پیپر مسلمانوں میں فوجی قوت میں اضافے، مضبوطی اور استحکام کے لیے سائنسی وجدید ٹیکنالوجی کے علوم کے حصول کی ضرورت واہمیت کو واضح کرتا ہے۔ تحقیق سے نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو اپنی سلامتی اور دنیا میں آزادی اور عزت ووقار کے ساتھ رہنے کے لیے عسکری قوت کو مضبوط ومستحکم بنانے کے لیے سائنس وجدید ٹیکنالوجی کا علم حاصل کرنا سب سے اہم ومقدم اور افضل ترین عبادت ہے۔ ریسرچ پیپر کے آخر میں تجاویز پیش کی گئی ہیں کہ اسلام مسلمانوں کو دنیا میں سربلند دیکھنا چاہتا ہے لہٰذا مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ سائنسی وجدید ٹیکنالوجی کے علوم میں مہارت حاصل کر کے اسلام کی سربلندی کا سبب بنیں اور پوری دنیا میں اسلام کو غالب کریں اور خود بھی سرفراز ہوں۔ کلیدی کلمات: گھوڑے، تیر اندازی، جنگ، ٹیکنالوجی، مہارت، تربیت۔

تجاویز

◆ اسلام مسلمانوں کو دنیا میں سربلند دیکھنا چاہتا ہے۔ لہٰذا اسلام کی رو سے مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ سائنسی علوم میں مہارت حاصل کر کے دنیا اسلام کی سربلندی کا باعث بنیں اور پوری دنیا میں اسلام کو غالب کریں اور خود بھی سرفراز وسربلند ہوں۔ ◆ دور رسالت ﷺ میں گھوڑے جنگی سامان میں شامل ہونے کے ساتھ ساتھ سریع ترین مواصلاتی ذریعہ بھی تھے، جنگ میں خبر رسانی اور مواصلات کو موجودہ دور میں بھی بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اہل اسلام کو عصر حاضر میں ان تمام جدید ٹیکنالوجی کو حاصل کرنا پڑے گا جو جدید ترین حربی و مواصلاتی قوت میں اضافے کا سبب ہو۔ ◆ جنگی سازوسامان اور دفاع کے وسائل فراہم کرنا صرف کسی ایک ادارے یا طبقہ کی ذمہ داری نہیں بلکہ پوری امت اور عوام کی ذمہ داری ہے عوام کے تعاون کے بغیر صرف فوج دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ◆ دین اسلام کی شمع کو بجھانے کے لیے قیامت تک طاغوتی قوتیں کوششیں کرتی رہیں گی۔ ان کی سازشوں اور منصوبوں کو خاک میں ملانا مسلمانوں کا اولین فرض ہے۔ جنگی مہارت وقوت کے حصول کے لیے سائنسی علوم وجدید ٹیکنالوجی حاصل کرنے کے لیے جان ومال، وقت اور کوشش کی جو قربان دی جائے گی مسلمانوں کو دنیا وآخرت میں اس کا بھرپور معاوضہ دیا جائے گا۔ ◆ اسلحہ کی ٹریننگ لینے کے بعد اس کی مشق کرتے رہنا چاہیے تاکہ اس کے استعمال کی مہارت قائم رہے اور اگر دشمن سے جنگ کی نوبت آجائے تو اس موقع پر کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ ◆ مسلمانوں کو دنیا میں اپنی بقاء وسلامتی کے لیے ایٹمی طاقت بننا اور مسلمانوں کے مخالفین کی جارحیت سے مقابلہ کے لیے سائنسی علوم وٹیکنالوجی میں مہارت حاصل کرنا اشد ضروری ہے۔ ◆ آج مسلمان ذلت ومغلوبیت کا شکار ہیں تو اس کا سبب جہاں ایمان وعمل کی کمی ہے وہاں یہ سبب بھی ہے کہ وہ اسلحہ سازی اور جنگی تیاریوں میں دنیا کی دوسری قوموں کے مقابلہ میں بہت ہی پیچھے ہیں ہر مسلمان ملک ہتھیاروں کے لیے کاسئہ گدائی لے کر دوسری قوموں کے پیچھے دوڑ رہا ہے اور وہ قومیں انہیں صرف معمولی دفاعی ہتھیار مہنگے داموں دینے پر راضی ہوتی ہیں۔ ◆ ہر زمانے اور ہر دور میں مسلمانوں کے پاس قوت کا ایک خزانہ ہو جس سے دشمنوں پر رعب ودبدبہ رہے مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ دشمنوں کے مقابلہ میں چاق وچوبند رہیں ۔ مسلمانوں کو مذہبی آزادی وامن وسکون فراہم کرنے اور دشمن کو مرعوب رکھنے کے لیے ہر لحاظ سے

طاقتور ہونا بہت ضروری ہے۔ ◆ جب تک مسلمان اپنا دفاع مضبوط رکھیں گے طاغوتی قوتیں مسلمانوں کو کبھی عاجز اور بے بس نہیں کر سکتیں۔ ◆ اہل اسلام کو ایمان و توکل کے ساتھ اسباب ومادی وسائل کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔ ◆ اہل اسلام کو جدید ہتھیاروں کی تیاری اور جمع رکھنا امن کا ذریعہ ہے اس سے دشمن خوف زدہ ہو کر اسلام اور اہل اسلام کے خلاف آسانی سے سازش نہیں کر سکتا۔ ◆ اہل اسلام ہر وقت اپنے بچاؤ کے اسباب تیار رکھیں ہر وقت ہتھیار بند رہیں تاکہ دشمن ان پر با آسانی کامیاب نہ ہو جائے۔ ضرورت کے ہتھیار تیار رکھیں اپنی تعداد بڑھاتے رہیں قوت مضبوط کرتے رہیں وقت ضرورت منظم مردانہ وار مقابلے کے لیے بیک آواز اٹھ کھڑے ہوں۔

References

[1]Al-Imran 3:190.
[2]Al-Jasia 45:13.
[3]Al-Nahal 16:12.
[4]Al-Maidah 5:3.
[5]Al-Anfal 8:60.
[6]Allama Ghulam Rasool Saeedi, Tibiyan-ul-Quran (Lahore: Urdu Bazar, 2005 AD), 4:664.
[7]Imam Muslim, Muslim bin Al Hajjaj Al Qashiri, Saheh Muslim, trans. Professor Muhammad Yahya Sultan Mehmoad Jalal Puri (Dar ul Islam, 2014 AD), Hadith no 4946.
[8]Tirmizi, Muhammad bin Essa, Jamaa Tirmizi (Dar ul Islam), Hadith no 1638.
[9]Imam Muslim, Saheh Muslim, Hadith no 4947.
[10]Al Nisai, Abu Abdhllah Ahmed bin Shoaib bin Ali Al Nisai, Sunnan Nisai, trans. Hafiz Muhammad Ameen (Dar ul Islam,2011AD), Hadith no 3608.
[11]Ibne Maja, Abu Abdullah bin Muhammad bin Yazeed bin Abdullah bin Maja, Sunan Ibne Maja, trans. Al Sheikh Atta ullah Sajid, (Dar ul Islam, 2007AD), Hadith no 2814.
[12]Imam Muslim, Saheh Muslim, Hadith no 4949.
[13]Imam Bukhari, Muhammad bin Ismail, Saheh Bukhari, trans. Hafiz Abdul Sattar Hammad (Dar ul Islam, 2012 AD) Hadith no 2899.
[14]Ume Imran Shakeela binte Mian Fazal Hussain, Tasheel ul Biyan fi Tafseer ul Quran, trans. Mulana Abdul Rehman Keelani, (Maktaba Qudosiya), 1227.
[15]Ghulam Rasool Saeedi, Tabiyan ul Quran, 4:664-665.
[16]Ghulam Rasool Saeedi, Tabiyan ul Quran, 4:666-667.
[17]Al- Aadiyat 100:1-5.
[18]Al Nisai, Sunnan Nisai, Hadith no 3594.
[19]Tirmizi, Jamaa Tirmizi, Hadith no 1636.
[20]Imam Muslim, Saheh Muslim, Hadith no 4575.
[21]Imam Muslim, Saheh Muslim, Hadith no 4889.
[22]Imam Bukhari, Saheh Bukhari, Hadith no 420.
[23]Imam Bukhari, Saheh Bukhari, Hadith no 2860.
[24]Al Nisai, Sunnan Nisai, Hadith no 3595.
[25]Ghulam Rasool Saeedi, Tabiyan ul Quran, 4:668.
[26]Mian Muhammad Jameel M.A, Tafseer Faham ul Quran, (Lahore: Abu Hurrairah Academy, 2014AD), Tafseer Al Anfal 8: 60.
[27]Abul Rehman bin Nasir Al Saadi, Tafseer Al Saadi (Dar ul Islam, 1947AD), 8: 60.
[28]Al- Nisa 4: 71.
[29]Abul Rehman, Tafseer Al Saadi, Tafseer Al Nisa 4: 71.
[30]Ghulam Rasool Saeedi, Tabiyan ul Quran, 4:666-669.